Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

پاکستان میں خواتین کے حقوق کے لیے پیپلز پارٹی ویمن ونگ کا خصوصی مطالعہ

SPECIAL STUDY BY THE PPP WOMEN'S WING FOR WOMEN'S RIGHTS IN PAKISTAN

Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies.University of Gujrat, Gujrat Pakistan
onlyimran2010@gmail.com

ABSTRACT:

This article, written in Urdu, explores the role of women's wings within political, religious, and social organizations in Pakistan, with a specific focus on the Pakistan People's Party (PPP) Women's Wing. It begins by noting that while various groups, including religious and social ones, have female representation, the PPP has been particularly dedicated to women's empowerment.

The paper outlines the history and objectives of the PPP Women's Wing, tracing its origins back to Begum Nusrat Bhutto and highlighting the pivotal role of Benazir Bhutto, who became the first female Prime Minister of a Muslim nation. It details the party's consistent efforts to advance women's rights and mainstream their participation in political and societal spheres, citing key achievements such as:

- *Political Representation: Appointing women to prominent positions and ensuring their inclusion in assemblies.*
- *Legal Protections: Ratifying international conventions against discrimination and amending discriminatory laws.*
- *Economic Empowerment: Initiating programs like the Benazir Income Support Program (BISP) and creating the first women's bank to provide financial assistance and employment opportunities.*

Education and Social Welfare: Expanding educational access for girls and establishing dedicated police stations and crisis centers for women.

The article also touches on the broader landscape of women's organizations in Pakistan, such as Shirkat Gah and Women's Front, acknowledging their significant contributions to the women's rights movement. Ultimately, the abstract concludes that the PPP's manifesto consistently reflects a strong commitment to enhancing women's status, ensuring their rights, and fostering their political, economic, and social independence...

Keywords: *PPP Women's Wing, women's empowerment, political representation, legal protections, economic empowerment.*

پاکستان میں ایک طرح سے سیاسی، مذہبی اور سماجی جماعتوں کا جال بچھا ہوا ہے، ہر ایک سیاسی جماعت میں خواتین کی جماعتیں بھی موجود ہیں، البتہ ان میں کچھ تو ضرورت کے تحت بنائی گئی ہیں اور کچھ خواتین کی آواز کو بلند کرنے کے لیے ہر فورم پر بنائی گئی ہیں، البتہ سیاسی جماعتوں کے علاوہ پاکستان میں مذہبی جماعتیں بھی کثرت سے پائی جاتی ہیں، جو کہ مذہب کو اعلیٰ سطح انداز میں Present کرتی ہیں، تو ہر مذہبی جماعت کا خواتین کا گروہ بھی ساتھ علیحدہ نام سے جڑا ہوا ہوتا ہے، البتہ چند ایک مذہبی خواتین کی جماعتیں یا ادارے بھی پاکستان میں موجود ہیں، البتہ اس میں ایک خوبی یہ ہو گی کہ قرآن وحدیث میں خواتین کے حقوق کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں، تو ان حقوق کو صرف اور صرف اسلام ہی ادا کرتا ہے، البتہ اگر مسلمان ادا نہیں کر رہے یا تنظیمیں اور گروہ علیحدہ منشور رکھتے ہیں تو یہ ایک المیہ ہے۔

ان تمام مذہبی جماعتوں میں تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی، جمعیت اہل حدیث، جمعیت علمائے اسلام، سنی تحریک، دعوت اسلامی پاکستان، ادارۃ المصطفیٰ، فقہ جعفریہ اور دیگر کئی جماعتیں شامل ہیں، اس طرح سیاسی جماعتوں میں بڑی تین جماعتیں پاکستان مسلم لیگ نواز اور پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان تحریک انصاف شامل ہیں، تاہم دیگر کچھ سماجی جماعتیں بھی پاکستان میں کام کرتی ہیں، ان میں فلاحی ادارے قابل ذکر ہیں، ان اداروں میں ایدھی فاؤنڈیشن، سندس فاؤنڈیشن، چھپا، اور کئی دیگر فلاحی ادارے کام کر رہے ہیں، تاہم خواتین کے لیے ان میں سے سماجی اور فلاحی تو کام کرتے ہیں، لیکن مذہبی اور سیاسی جماعوتوں میں ان تمام جماعتوں کے ویمن کے علیحدہ سے ادارے بنے ہوئے ہیں۔

Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

پیپلز پارٹی ویمن ونگ:

تعارف:

خواتین کی ونگ ایک ایسی سیاسی جماعت سے وابستہ تنظیم ہے۔جو اس پارٹی کی خواتین رکنیت پر مشتمل ہوتی ہے۔یا پارٹی میں خواتین کو فروغ دینے کیلئے کام کرتی ہے۔ تنظیمیں مختلف کردار اور اقسام لیتی ہیں۔ جس میں کچھ خواتین کو شامل ہونے کا اختیار فراہم کرتی ہیں اور دیگر خواتین پارٹی کے تمام ممبروں کو خود بخود اپنی خواتین کے ونگز میں داخلہ دیتی ہیں۔ان کا ارادہ خواتین کو مردوں کے بغیر زیادہ آرام دہ ماحول میں باقاعدہ ڈھانچے میں شامل ہونے کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔[1]

پاکستان پیپلز پارٹی پاکستان کی تیسری بڑی سیاسی جماعت ہے۔اس کی بنیاد ذوالفقار علی بھٹو نے رکھی۔اس پارٹی نے 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں واضح اکثریت کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ فوج نے جب اکثریتی پارٹی عوامی لیگ کو اقتدار دینے سے انکار کر دیا۔ جس کا نتیجہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی شکل میں نکلا۔ تو اس مشکل صورت حال میں پیپلز پارٹی نے ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں ملک کی باگ دوڑ سنبھالی۔ 1977ء میں فوج نے ماضی سے سبق حاصل کئے بغیر دوبارہ اقتدار پر قبضہ کر لیا اور ایک فرضی مقدمے میں پاکستان کی تاریخ کے مقبول ترین وزیر اعظم کو سزائے موت دے دی گئی۔ان تمام تر ریاستی بندوبست کے باوجود پیپلز پارٹی کو ختم نہیں کیا جاسکا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل کے بعد اس کی قیادت عملاً آصف علی زرداری کے ہاتھ میں ہے۔[2]

پیپلز پارٹی نے نصرت بھٹو (جو ذوالفقار علی بھٹو کی بیوی تھیں) کے ماتحت ویمنز ونگ قائم کی اور صوبائی ونگ تشکیل دی۔ جس نے مارکسزم اور سوشلزم کے فلسفے میں خواتین کو تعلیم دی جس سے خواتین کا بازو منعقد ہوا۔ مختلف ٹریڈ یونینوں اور طلباء کی تنظیمیں ابھریں اور ان کے ساتھ صف آراء ہو گئے، پیپلز پارٹی پیپلز پارٹی کے دور میں، اے پی ڈبلیو اے نے مداخلت اور متحدہ کے بغیر کام جاری رکھا۔ فرنٹ فار ویمن رائٹس کو خواتین کے ذریعہ خواتین کی مخصوص نشستوں کے لئے جدوجہد کرنے کے لئے زندہ کیا گیا۔[3]

اہداف:

مردانہ معاشرے کے ثقافتی طریقوں کی وجہ سے پاکستان میں خواتین کی حیثیت ہر لحاظ سے مردوں کے ماتحت ہے۔ بہر حال، پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ خواتین کے حقوق کیلئے آواز اٹھائی ہے۔ پیپلز پارٹی واحد جماعت رہی ہے جو شہید ذوالفقار علی بھٹو، شہید محترمہ بینظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کی حکومتوں میں خواتین کے بااختیار بنانے کے اہداف پر قائم ہے۔ وزیر اعظم شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی سربراہی میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی جس نے خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کی منظوری دی۔[4]

ذیل میں ہم پیپلز پارٹی کے خواتین کیلئے کیے جانے والے اقدامات کا جائزہ لیتے ہیں:

۱۔ 1970ء میں زمام اقتدار سنبھالنے کے بعد قائد عوام چیئرمین بھٹو نے خواتین کو اہم عہدوں پر فائز کرنے کی روایت کی بنیاد رکھی۔ بیگم رانا لیاقت علی کو سندھ کی پہلی خاتون گورنر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ڈاکٹر اشرف عباسی کو قومی اسمبلی کی ڈپٹی اسپیکر اور ڈاکٹر کنیز یوسف کو قائد اعظم یونیورسٹی کی وائس چانسلر بنایا گیا۔ قومی، صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ میں خواتین کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کئے گئے۔ نرگس نعیم سندھو (لائل پور، موجودہ فیصل آباد)، نفیسہ فاروقی (جھنگ) سمیعہ عثمان (گجرات) کو سینیٹر اور بہاولپور سے تعلق رکھنے والی بلقیس حبیب اللہ کو پہلے پنجاب اسمبلی اور بعد ازاں قومی اسمبلی کا رکن منتخب کروایا گیا۔

۲۔ چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو نے 1973ء کے دستور میں آرٹیکل 25 کے تحت خواتین کو معاشرہ میں مساوی حیثیت اور تمام بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی۔ آرٹیکل 34 میں زندگی اور سماج کے ہر شعبے میں خواتین کی بھرپور شرکت کی حمایت کی گئی۔ دستور کی ان دفعات نے پاکستانی خواتین کے روشن مستقبل کیلئے ایک

---

[1] "پاکستان پیپلز پارٹی"۔ countrystudies.us. 26 دسمبر 2018 میں اصل سے آرکیائیوٹ شدہ۔ اخذ شدہ تاریخیں 08 اگست 2014

[2] Farwell، جیمز پی. (2011)، پاکستان Cauldron: سازش، قتل اور عدم استحکام، پوٹومیک کتب، صفحہ 54

[3] احمد، ثمینہ (2005)، "پاکستان میں ریاستی قانونی حیثیت بحال کرنا"، ریاستوں کو کام کرنا: ریاست کی ناکامی اور حکمرانی کا بحران، اقوام متحدہ کی یونیورسٹی پریس، صفحہ 163

[4] حسن، مبشر (2000)۔ "ذوالفقار علی بھٹو: عوام میں آل پاور! جمہوریت اور لوگوں کو سوشلزم!"۔ بجلی کا میرج: بھٹو سالوں کی انکوائری، 1971–1977۔ آکسن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ صفحہ 50-90۔ آئی ایس بی این 0-19-579300-5۔

Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

مضبوط بنیاد فراہم کر دی جس پر انکی ترقی، فلاح و بہبود اور مساوی حقوق کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جب بھی پاکستان پیپلز پارٹی اقتدار میں آئی خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے مثبت اقدامات کئے گئے اور سیاسی اور معاشرتی سطح پر انہیں قومی دھارے میں لانے کیلئے کوششیں کی گئیں

۳۔ 1975ء میں میکسیکو میں ہونیوالی خواتین کی پہلی کانفرنس میں بیگم نصرت بھٹو نے پاکستان کی نمائندگی کی اور مستقبل میں پاکستانی خواتین کے کردار کے بارے میں ایک جامع لائحہ عمل پیش کیا۔ بیگم نصرت بھٹو نے 1970ء کے عام انتخابات میں خواتین کے بھرپور کردار کو دیکھتے ہوئے پارٹی میں شعبہ خواتین کی بنیاد رکھی جس کی وہ اولین سربراہ تھیں۔ چیئرمین بھٹو شہید اور بیگم نصرت بھٹو پاکستان کے سیاسی مستقبل میں خواتین کا ایک اہم کردار دیکھنا چاہتے تھے۔ انکے اس خواب کو انکی دلیر اور بہادر بیٹی محترمہ بینظیر بھٹو نے پورا کیا۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے اپنے والد چیئرمین بھٹو کی شہادت کے بعد اپنی والدہ بیگم نصرت بھٹو کے ساتھ مل کر بحالی جمہوریت کیلئے جس بہادری سے سیاسی جدوجہد کی وہ ہماری تاریخ کا ایک لافانی باب ہے۔

۴۔ 1988ء کے انتخابات کے بعد محترمہ بینظیر بھٹو صرف 35 سال کی عمر میں عالمِ اسلام کی پہلی خاتون وزیر اعظم منتخب ہوئیں۔ جنرل ضیاالحق کے انسانیت دشمن اور خواتین مخالف دور کے بعد ایک خاتون کا وزیر اعظم بننا ملک بھر کی خواتین کیلئے ہوا کے ایک تازہ جھونکے کے مترادف تھا۔ انکے دور میں خواتین کو معاشرہ کا کارآمد اور مفید حصہ بنانے کیلئے بے شمار اقدامات کئے گئے۔[5]

ا۔ جس میں فرسٹ وویمن بینک کا قیام، خواتین کیلئے الگ پولیس اسٹیشن، منسٹری آف وویمن ڈویلپمنٹ، بیجنگ کانفرنس میں تاریخی کردار اور CEDAW پر دستخط شامل ہیں۔

۲۔ چیئرمین بھٹو نے ڈی ایم جی سروسز خواتین کیلئے کھولی تھیں اور بی بی نے ہائی کورٹ میں پہلی بار خاتون جج کا تقرر کیا۔

۳۔ ان اقدامات نے خواتین کیلئے پاکستان میں ایک نئی راہ کا تعین کیا اور انہیں برابر کے شہری ہونے کا یقین دلایا۔[6]

منشور:

سیاسی جماعتوں کے منشور وہ سیاسی منصوبے اور وسیع پالیسی کی ہدایات ہیں جہاں وہ عام انتخابات کے دوران ووٹ حاصل کرنے کے لیے ان کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کرتے ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں خواتین کا کردار کسی اہمیت سے کم نہیں ہے۔ وہ برصغیر کی جدوجہد ہو یا ڈکٹیٹر شپ، ہر دور میں خواتین نے اپنا لوہا منوایا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی ویمن ونگ کا منشور عورت کو ہر لحاظ سے خود مختار اور باوقار بنانا ہے۔ پھر چاہے وہ خواتین کے اپنے حقوق ہوں، روزگار ہو، تعلیمی میدان ہو یا سیاسی میدان ہر سطح پر خواتین کو باشعور بتانا ہی ان کا مقصد ہے۔

ذیل میں ان کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے:

خواتین کا روزگار

پیپلز پارٹی ویمن ونگ کا منشور ہے کہ وہ خواتین کے روزگار کو بہتر بنانے کیلئے ہر اقدامات کرے گی۔

1. خواتین کے لئے مناسب تنخواہ اور منصفانہ ملازمت کی پالیسی کا اعلان کیا جائے گا، اور خواتین اور اقلیتوں کے لئے مناسب تنخواہ کو یقینی بنانے کے لئے ایک مساوات کمیشن بنائی جائے گی۔ یہ بھی یقینی بنایا جائے گا کہ جنس، مذہب یا طبقے کی بنیاد پر کوئی امتیازی سلوک نہیں ہوگا۔
2. خواتین کے لئے نوکری کے کوٹے میں 20 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔
3. دس لاکھ خواتین کو خواندگی اور تعلیم کے پروگراموں کے لئے نشانہ بنانے کے لئے این سی ایچ ڈی کو مشغول کریں گے۔
4. کاروباری بینکوں کو اپنے ایس ایم ای پورٹ فولیو کی ترقی کے لئے حوصلہ افزائی کر کے خواتین کاروباری افراد اور دیہی خواتین کاشتکاروں کے لئے قرضہ کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا اور خواتین کو ایس ایم ای کاروبار قائم کرنے یا بڑھانے کی تربیت بھی دی جائے گی۔

---

[5] "عام انتخابات 1970"۔ پاکستان کی کہانی۔ بازیافت 23 فروری 2012

[6] بہادر، کلیم (1998)۔ پاکستان میں جمہوریت: بحران اور تنازعات۔ نئی دہلی: ہارآنند پبلی کیشنز۔ آئی ایس بی این 812410083

Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

5. تمام معاشرتی بہبود کے پروگراموں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تاکہ وہ اکیلی خواتین نیز بیوہ ہو یا طلاق یافتہ خصوصی ضرورتوں کے ساتھ معاشرتی تحفظ کی پیش کش کریں۔
6. ہر سطح پر کام کے تمام شعبوں میں خواتین کی شرکت کو فروغ دیا جائے گا۔
7. خواتین ججوں کے لئے ایک کوٹہ لگایا جائے گا جو خواتین کو ہر سطح پر عدالتی عمل سے مربوط بنائے۔
8. قانون نافذ کرنے والے اداروں میں اصلاحات کا آغاز کر کے اور خواتین کے خلاف جرائم کو قانونی حیثیت دینے والے غیر قانونی متبادل نظام انصاف پر پابندی لگا کر خواتین کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔
9. پولیس فورس میں خواتین کی بڑی تعداد کو یقینی بنایا جائے۔ خاص طور پر خواتین اور بچوں سے متعلق معاملات میں پولیس کو معاشرتی ضروریات کے لئے حساس بنایا جائے گا۔[7]

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام جسے پیپلز پارٹی نے بطور پرچم بردار سوشل پروٹیکشن پروگرام متعارف کرایا تھا اس نے ہمارے غریب گھرانوں اور برادریوں کی لاکھوں خواتین کو فوری طور پر مدد فراہم کی ہے۔ بی آئی ایس پی نے پاکستان میں سوشل پروگرامنگ میں ایک مثال کی تبدیلی کی نمائندگی کی۔ یہ پروگرام ہمارے ملک کی ایک بڑی کامیابی کے طور پر پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر سراہا گیا ہے۔ اس کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانا ہے۔[8]

لڑکیوں کی تعلیم

پاکستان میں ابھی بھی بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں لڑکیوں کو تعلیمی سطح پر بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیپلز پارٹی ویمن ونگ ان علاقوں کا بطور جائزہ لے کر وہاں تعلیمی رجحان کو اُجاگر کرنے کی کوشش میں ہے۔

بنیادی سطح سے بالاتر طلباء کی تعلیم کو برقرار رکھنے کیلئے تعلیمی اداروں میں اضافہ کرنا، خاص طور پر لڑکیوں کی نسبت، پرائمری اسکولوں کو کم سے کم نچلے درجے کی سطح میں اپ گریڈ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مزید وسائل مختص کیے جائیں گے، اور لڑکیوں کو سیکنڈری اسکول اور ایچ ایس ایس سی مکمل کرنے کے لئے وظیفہ دیئے جائیں گے۔[9]

خواتین معاشی بااختیار

دنیا میں خواتین لیبر فورس کی شرکت کی سب سے کم شرحیں پاکستان میں ہیں۔ تقریباً تین چوتھائی خواتین جو کام کرتی ہیں وہ زرعی شعبے میں ہیں جہاں ان کے کام کی پہچان نہیں ہے اور انھیں کم معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں خواتین کو اقتصادی شراکت کے ذریعے بااختیار بنانے کے بہت کم مواقع ہیں۔ مواقع کی کمی کی وجہ سے خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں عدم شرکت کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس نے پاکستان کی معاشی نمو کو روکا ہے۔ اس چکر کو توڑنے میں حکومت کا کلیدی کردار ہے۔ پیپلز پارٹی کے پاس خواتین کے شعبے کو نتیجہ خیز اور معاوضہ دینے والی معاشی سرگرمیوں کو بڑھانے کے اقدامات کا ریکارڈ ہے۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا جس نے خصوصی طور پر اور براہ راست خواتین مستحقین کو فوائد کی ادائیگی کی۔ 1990 کی دہائی میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام شروع کیا گیا جو دیہی خواتین کی غیر زرعی ملازمت کا ایک اہم ذریعہ بن گیا۔ سندھ میں پیپلز پارٹی نے پاکستان میں پہلی بار مداخلت کا آغاز کیا جس کا مقصد بے زمین خواتین کو سرکاری زمین کی فراہمی تھا۔ خواتین کا پہلا بینک بنانے کا اعزاز بھی پیپلز پارٹی کو حاصل ہے۔ پیپلز پارٹی ویمن ونگ کی طرف سے خواتین کی معاشی شراکت کو فروغ دینے اور ان کی حفاظت کے لئے دو جہتی حکمت عملی کی تجویز پیش کی گئی، جو سرکاری ملازمت میں مثبت عمل اور خواتین کے لئے خصوصی پروگرام، اور خواتین کے کاروبار کے دائرہ کار کو بڑھانا پر مشتمل

[7]https://www.citizenwire.com/ppp.manifesto(2013)

[8]https://www.ppp.org.pk/manifesto(2018)

[9]https://www.jstor.org/stable/24711499

Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ہے۔[10]

سیاست میں خواتین کو مرکزی دھارے میں لانا

سیاسی عمل میں خواتین کی شمولیت کم ہی ہے۔جمہوریت کو مستحکم کرنے میں ایک بنیادی خصوصیت خواتین کی سیاسی شرکت کو بڑھانا ہے۔

پیپلز پارٹی صوبائی اور قومی اسمبلی میں خواتین کو مخصوص نشستوں پر منتخب کرنے کے طریق کار پر تبادلہ خیال کرے گی۔اسمبلیوں اور سینیٹ میں مستقل طور پر مخصوص نشستوں کو 17 فیصد سے بڑھا کر 33 فیصد کرے گی۔

پیپلز پارٹی جمہوری حکومت سازی کے ہر سطح پر خواتین کی آواز سننے کو یقینی بنانے کے لئے صلاحیت سازی، اسمبلی قانون سازی، اور دیگر اقدامات کی حمایت کر کے منتخب اداروں میں خواتین کے کردار کو مستحکم کرنے کا عہد کرے گی۔

سیاسی جماعتوں کو فنڈز کی تقسیم، عام نشستوں پر ٹکٹوں کی فراہمی اور امدادی طریقہ کار کا مسودہ تیار کرنا ہے تاکہ خواتین کو ملک کی سیاسی زندگی میں مکمل طور پر حصہ لینے کے قابل بنایا جاسکے۔

عام نشستوں پر اپنی خواتین امیدواروں کی مکمل حمایت کرنا تاکہ ان کی کامیابی کے بہترین امکانات کو یقینی بنایا جاسکے اور پارٹی ڈھانچے کے اندر فیصلہ سازی کی ہر سطح پر خواتین کو ایک لازمی ذریعہ کے طور پر شامل کرنا تاکہ وہ ان کی مکمل سیاسی طاقت اور سیاسی عمل میں مرکزی دھارے کو حاصل کر سکیں۔اس کی میرٹ پر مبنی شفاف رہنما اصولوں کو عام کرنا اور مخصوص دونوں نشستوں پر خواتین امیدواروں کا انتخاب کرنا پیپلز پارٹی کا مقصد ہے۔

خواتین کے حقوق

.پیپلز پارٹی ویمن ونگ خواتین کے تحفظ کیلئے کوشاں ہے۔ان کا مقصد خواتین کے ساتھ کیے جانے والے جرائم کا خاتمہ کرنا اور ان کے مستقبل کو بہتر بنانا ہے۔

i. خواتین کے خلاف تشدد سے استثنیٰ کے خاتمے کے ایک نقطہ نظر کے ساتھ، پارٹی صنفی مساوات کی حالت کو بہتر بنانے اور خواتین تک انصاف کی رسائی میں آسانی پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔

ii. قانون نافذ کرنے والے اداروں خصوصا پولیس میں خواتین کی تعداد میں اضافے کو یقینی بنائیں گی۔

iii. خواتین کے خلاف جرائم کی ایک قومی کیٹلاگ اور عدالتی مقدمات کی حیثیت پیدا کی جائے گی اور خواتین کے خلاف تشدد کے مقدمات کی پیروی کے لئے ایک خصوصی پبلک پراسیکیوٹر مقرر کیا جائے گا۔

iv. قومی اور صوبائی بجٹ کی منصوبہ بندی کے عمل کو صنف سے متعلق حساس بنایا جائے گا اور پالیسی ساز صنف حساس بجٹ کو نافذ کریں گے، اور ساتھ ہی صنف سے متعلق لینز کے ذریعہ بجٹ سے متعلق فیصلوں کے اثرات کا تجزیہ بھی کریں گے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ مرد اور خواتین دونوں ہی عوامی شعبے سے فائدہ اٹھائیں۔

v. غیرت کے نام پر قتل، اجتماعی عصمت دری، تیزاب جلانے کا نشانہ، وراثت، طلاق، جہیز، بچوں کی دیکھ بھال، جنسی ہراسانی، ابتدائی بچپن کی شادی وغیرہ سے متعلق خواتین کے حامی قوانین پر فوری طور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔

vi. فوری قانونی اور نفسیاتی مدد کے لیے خواتین کے لئے مختلف سطح پر عملی بحران کے مراکز قائم کیے جائیں گے۔[11]

تنظیم سازی:

تنظیم لوگوں کا ایک گروپ ہوتا ہے جو ہمسایہ ایسوسی ایشن، چیریٹی، یونین، یا کارپوریشن کی طرح مل کر کام کرتے ہیں۔ تنظیم (کسی تنظیم کی طرح) کسی چیز کی تشکیل یا تشکیل کا بھی کام ہے۔اس میں انتظام یا ترتیب کے نظام، یا چیزوں کی درجہ بندی کرنے کے لئے کسی ڈھانچے کا بھی حوالہ دیا جاسکتا ہے۔

[10]https://refworld.org/pdfid/4b6fe2e10

[11]https://www.dawn.com

Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

پیپلز پارٹی ویمن ونگ بہت سی تنظیموں کے ساتھ مل کر خواتین کے مسائل حل کرنے، ان کو تحفظ فراہم کرنے، اور ان کے مستقبل کو سنوارنے کیلئے مختلف شہروں میں اپنی سرگرمیاں انجام دے رہی ہیں۔ اعلامیے کے مطابق، ویمن ونگ کی عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں:

i. صوبہ سندھ کی عہدیدار: سینئر نائب صدر نرگس این ڈی خان، نائب صدر حناد ستگیر، نائب صدر شمیم ممتاز، ڈپٹی جنرل سکریٹری شامیتھانی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری رخسانہ شاہ، ڈپٹی انفارمیشن سیکریٹری انیلا انصاری، پی آر کو آرڈینیشن سکریٹری فرزانہ بلوچ، فنانس سیکرٹری شبنم لغاری ہیں۔
ii. ویمن ونگ حیدر آباد ڈویژن کی قائم مقام صدر کلثوم چانڈیو، جنرل سکریٹری ہیر سوہو ہیں۔
iii. ویمن ونگ لاڑکانہ ڈویژن کی صدر پروین بشیر قائم خانی، جنرل سکریٹری سائرہ شاہلانی ہیں۔،
iv. ویمن ونگ سکھر ڈویژن کی صدر غزالہ سیال، جنرل سکریٹری شبنم بھٹو ہیں۔
v. ویمن ونگ شہید بینظیر آباد ڈویژن کی صدر قمران نسا دھامرا، جنرل سکریٹری ولایت خاتون ہیں۔
vi. ویمن ونگ میرپور خاص ڈویژن کی صدر شمیم آرا پنھور، اور جنرل سکریٹری کملا بھیل ہیں۔[12]

خواتین کی تنظیمیں جیسے شرکت گاہ، ویمن فاؤنڈیشن اور ویمنز فرنٹ خواتین کی فلاح و بہبود، ترقی و خوشحالی کیلئے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ان تنظیموں نے تاریخ میں بھی خواتین کیلئے ناقابل فراموش کام کیے۔

ویمنز فرنٹ، جو لاہور میں مقیم تھا، جارحیت پسندوں کا ایک چھوٹا گروپ تھا۔ اس گروپ نے یونین انتخابات لڑے اور خواتین کے لئے دونوں سیٹیں جیتیں۔ دوسرے شہروں جیسے سرگودھا اور ملتان میں بھی لس باب کا اہتمام کیا گیا۔ ان کا نعرہ تھا، 'خواتین اور سیاست ایک ہے۔ یہ تنظیم ایک نیوز لیٹر لائی جس میں طبقاتی جدوجہد پر توجہ مرکوز کی گئی اور مردانہ تسلط کے بارے میں لکھا گیا۔ اس تنظیم کے ممبروں نے بعد میں ویمن فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔

ویمن فاؤنڈیشن مختلف شعبوں پر مرکوز تھی اور خواتین کے مسائل کو حل کرنے کیلئے مثبت کردار ادا کیا۔ اس طرح مختلف شہروں میں خواتین کے لئے متعدد تنظیمیں ابھرنا شروع ہو گئیں۔ جو خواتین کی تحریک چلانے میں اہم ثابت ہوئیں۔[13]

شرکت گاہ 1970 کی دہائی میں قائم ہوئی تھی اور اس کے بعد مرکزی حیثیت اختیار کر گئی، اس تنظیم سے ویمن ایکشن فورم وجود میں آئیں۔ اس نے خواتین کی ترقی، تحقیقات اور شعور پیدا کرنے والی معاشرتی اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیا۔ اس تنظیم نے کام کرنے والی خواتین کے لئے خواتین کے ہاسٹل اور ڈے کیئر سنٹر قائم کیے۔

- **پیپلز پارٹی ویمن ونگ کے منشور:**

پاکستان پیپلز پارٹی ایک خواتین کے حقوق کی آواز بننے والی جماعت ہے۔ بے نظیر بھٹو خواتین کے حقوق کے لیے ہمیشہ سے صف اول میں رہیں اور دنیا اسلام کی پہلی خاتون وزیر اعظم بھی تھیں، البتہ سیاسی جماعت کی بناء پر پاکستان پیپلز پارٹی کے عموماً منشور ہر الیکشن مہم والے ہوتے ہیں۔ تاہم ۱۹۹۳ء کا الیکشن منشور ہی خواتین کے حوالہ سے منشور پیپلز پارٹی کا منشور ہو گا۔[14]

- **۱۹۹ء کا پیپلز پارٹی کا منشور اور خواتین کے حقوق کا مستقبل:**

چونکہ پاکستان کی تاریخ اور بنیاد میں خواتین کی جدوجہد شامل ہے۔

ا۔ خواتین کے لیے منظم نظام تعلیم ہر گاؤں میں گرلز سکول کے قیام سے ناخواندگی کا خاتمہ ممکن بنایا جائے گا۔

۲۔ دیہی علاقوں میں مددگار گار منٹس اور دستکاری کا کام پیشہ وارانہ تربیت دی جائے گی، تاکہ خواتین روزگار حاصل کر سکیں۔

---

[12]https;//www.dailytimes.com.pk

[13]https;//adb.org.com.pk

[14]خواتین سیاست میں، ص: ۷۷، شرکت گاہ ویمن ریسورس سنٹر، شمارہ: ۲۰۱۰ء

Vol. 7 No.4 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۳۔قرآنی تعلیمات کی روشنی میں خواتین میں انقلابی جذبہ سے آرڈیننسوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔
۴۔جہیز کے خلاف مہم چلائیں گے۔
۵۔تمام شعبہ زندگی میں خواتین کو مساوی نمائندگی دی جائے گی۔
۶۔تمام حکومتی اور نیم سرکاری اداروں میں خواتین کے لیے ملازمتوں میں کوٹہ مختص کیا جائے گا۔
۷۔صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں خواتین کی مخصوص نشستیں بحال کر دی جائیں گی۔
۸۔خواتین کے لیے ایک علیحدہ سے کمیشن قائم کیا جائے گا۔
جس میں خواتین کے خلاف آئینی، قانونی اور سماجی سطح پر امتیازی سلوک
ذرائع ابلاغ میں خواتین کی تصویر کشی
خواتین کے خلاف تشدد
۹۔پاکستان اقوام متحدہ کے مقرر کنونشن خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کا خاتمہ پر دستخط کرے گا۔
۱۰۔فیملی پلاننگ کو مناسب بنیادی انسانی حقوق کی حیثیت دی دی جائے گی۔عوام کو مناسب سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔
۱۱۔حدود وڈرڈیننس اور دوسرے امتیازی سلوک والے تمام قوانین میں تبدلی کی جائے گی۔
۱۲۔خواتین کے لیے خصوصی پولیس فورس قائم کی جائے گی۔
۱۳۔خواتین کے تحفظ اور نقل وحمل کی آزادی کو قائم کیا جائے گا۔
۱۴۔ممتاز خواتین وکلاء کو اعلیٰ عدالتوں میں تعینات کیا جائے گا۔

خلاصہ بحث:

پاکستان میں سیاسی، مذہبی اور سماجی تنظیموں کے اندر خواتین کے ونگز کے کردار کی کھوج کرتا ہے، خاص توجہ پاکستان پیپلز پارٹی (PPP) خواتین ونگ پر ہے۔اس کا آغاز اس بات سے ہوتا ہے کہ جہاں مذہبی اور سماجی گروہوں سمیت مختلف گروہوں میں خواتین کی نمائندگی ہوتی ہے، پیپلز پارٹی خاص طور پر خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وقف رہی ہے۔

اس مقالے میں پی پی پی خواتین ونگ کی تاریخ اور مقاصد کا خاکہ پیش کیا گیا ہے، اس کی ابتداء بیگم نصرت بھٹو سے ملتی ہے اور بے نظیر بھٹو کے اہم کردار کو اجاگر کیا گیا ہے، جو ایک مسلم قوم کی پہلی خاتون وزیر اعظم بنی تھیں۔اس میں خواتین کے حقوق کو آگے بڑھانے اور سیاسی اور سماجی شعبوں میں ان کی شرکت کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے پارٹی کی مسلسل کوششوں کی تفصیل دی گئی ہے، جس میں اہم کامیابیوں کا حوالہ دیا گیا ہے جیسے:

- سیاسی نمائندگی: خواتین کو نمایاں عہدوں پر تعینات کرنا اور اسمبلیوں میں ان کی شمولیت کو یقینی بنانا۔
- قانونی تحفظات: امتیازی سلوک کے خلاف بین الاقوامی کنونشنز کی توثیق اور امتیازی قوانین میں ترمیم۔
- معاشی بااختیار بنانا: بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) جیسے پروگرام شروع کرنا اور مالی مدد اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے خواتین کا پہلا بینک بنانا۔

تعلیم اور سماجی بہبود: لڑکیوں کے لیے تعلیمی رسائی کو بڑھانا اور خواتین کے لیے مخصوص پولیس اسٹیشن اور بحرانی مراکز کا قیام۔

اس مضمون میں پاکستان میں خواتین کی تنظیموں کے وسیع تر منظر نامے پر بھی بات کی گئی ہے، جیسا کہ شرکت گاہ اور خواتین کا محاذ، خواتین کے حقوق کی تحریک میں ان کی اہم شراکت کا اعتراف کرتے ہیں۔آخر کار، خلاصہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ پی پی پی کا منشور خواتین کی حیثیت کو بڑھانے، ان کے حقوق کو یقینی بنانے، اور ان کی سیاسی، معاشی اور سماجی آزادی کو فروغ دینے کے لیے مسلسل مضبوط عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

Vol. 7 No.4 2023

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

1. "پاکستان پیپلز پارٹی"۔countrystudies.us. 26 دسمبر 2018 میں اصل سے آرکیائیوٹ شدہ۔اخذ شدہ تاریخیں 08 اگست 2014
2. Farwell، جیمز پی.(2011)، پاکستان Cauldron: سازش، قتل اور عدم استحکام، پوٹومیک کتب، صفحہ 54
3. احمد، ثمینہ (2005)، "پاکستان میں ریاستی قانونی حیثیت بحال کرنا"، ریاستوں کو کام کرنا: ریاست کی ناکامی اور حکمرانی کا بحران، اقوام متحدہ کی یونیورسٹی پریس، صفحہ 163
4. حسن، مبشر (2000)۔"ذوالفقار علی بھٹو: عوام میں آل پاور! جمہوریت اور لوگوں کو سوشلزم!"۔ بجلی کا میرج: بھٹو سالوں کی انکوائری، 1971–1977۔آکسن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔صفحہ 50-90۔آئی ایس بی این 0-19-579300-5۔
5. "عام انتخابات 1970"۔پاکستان کی کہانی۔بازیافت 23 فروری 2012
6. بہادر، کلیم (1998)۔پاکستان میں جمہوریت: بحران اور تنازعات۔نئی دہلی: ہار آنند پبلی کیشنز۔آئی ایس بی این 812410083
7. https://www.citizenwire.com/ppp.manifesto(2013)
8. https://www.ppp.org.pk/manifesto(2018)
9. https://www.jstor.org/stable/24711499
10. https://refworld.org/pdfid/4b6fe2e10
11. https://www.dawn.com
12. https;//www.dailytimes.com.pk
13. https;//adb.org.com.pk
14. خواتین سیاست میں، ص:۷۷، شرکت گاہ ویمن ریسورس سنٹر، شمارہ:۲۰۱۰ء

REFERENCES:

1. *"Pakistan Peoples Party." countrystudies.us. Archived from the original on December 26, 2018. Retrieved August 8, 2014.*
2. *Farwell, James P. (2011), The Pakistan Cauldron: Conspiracy, Assassination and Instability, Potomac Books, p. 54.*
3. *Ahmed, Samina (2005), "Restoring State Legitimacy in Pakistan," in Making States Work: State Failure and the Crisis of Governance, United Nations University Press, p. 163.*
4. *Hasan, Mubashir (2000), "Zulfikar Ali Bhutto: All Power to the People! Democracy and Socialism for the People!" in The Mirage of Power: An Inquiry into the Bhutto Years, 1971–1977, Oxford: Oxford University Press, pp. 50–90, ISBN 0-19-579300-5.*
5. *"General Elections 1970." The Story of Pakistan. Retrieved February 23, 2012.*
6. *Bahadur, Kaleem (1998), Democracy in Pakistan: Crises and Conflicts. New Delhi: Har-Anand Publications. ISBN 812410083.*
7. *https://www.citizenwire.com/ppp.manifesto(2013)*
8. *https://www.ppp.org.pk/manifesto(2018)*
9. *https://www.jstor.org/stable/24711499*
10. *https://refworld.org/pdfid/4b6fe2e10*
11. *https://www.dawn.com*
12. *https://www.dailytimes.com.pk*
13. *https://www.adb.org.com.pk*
14. *Women in Politics, p. 77, Shirkat Gah Women's Resource Centre, Issue: 2010.*